

مفت

مدرسہ اہل سنت دہلی

وہ قرآن کریم، احادیث شریف اور  
علمائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں

# حَبِیبُ کی فاتح جائزے



جمعیۃ اہل سنت دہلی پاکستان

نور سجدہ کاغذی بازار میٹھا در کراچی





## پیش لفظ

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) اہلسنت جماعت کی دینی تنظیم ہے جو مسلک اہلسنت و جماعت کو عوام الناس میں فروغ دینے میں سرگرم عمل ہے۔ اس سلسلے میں کئی دینی کتابیں اور لٹریچر مختلف موضوعات پر زیور طباعت کے مرتب کر کے عوام الناس میں پیش کرنے کا شرف بھی اسے حاصل ہے۔

زیر نظر کتابچہ ”رحب کی فاتحہ جائزہ“ اسی سلسلے کی ایک سعی ہے جو طباعت کے مراحل سے گزر کر منظر عام آیا۔ اس کتابچہ میں حضرت علامہ مفتی شجاعت علی قادری جسٹس شرعی عدالت پاکستان نے قرآن و حدیث اور سلف اصحابین کے اقوال کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت کی اور اسے اپنے رشتہات قلم کی سحر کاریوں سے جلا بخشا جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

امید ہے کہ قارئین کرام جمعیت کی اس پیشکش کو پسند فرمائیں گے اور مسلک اہلسنت و جماعت کو فروغ دینے میں سکے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور طفیل جمعیت کو دن و گنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجا و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

قاری سر ضاء المصطفیٰ اعظمی  
خطیب بنو مین مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی

سلسلہ اشاعت

فتاویٰ کریم، احادیث شریف اور  
عقائد سلف کے ارشادات کی روشنی میں

## رحب کی فاتحہ جائزہ

(۱)

حضرت علامہ مفتی سید  
شجاعت علی قادری  
جسٹس شرعی عدالت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان  
نور مسجد کاغذی بازار سیٹھادر کراچی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ۲۲ رجب کو جو فاتحہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے کی جاتی ہے، وہ جائز ہے یا نہیں؟

تیز اس میں مندرجہ ذیل امور کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

- (۱) فاتحہ کی چیز کو کورے کونڈوں میں رکھنا۔
- (۲) گھر کا لینا پوتنا یا صاف کرنا۔
- (۳) عورتوں کا غسل کرنا اور فاتحہ کی چیز پاک عورتوں ہی کو کھلانا۔
- (۴) اس فاتحہ کی چیز کا گھر سے باہر نہ نکالنا۔
- (۵) دیگر یہ کہ یہاں ایک رسالہ چھپا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۲۲ رجب کو جعفر صادق نہ پیدا ہوئے اور نہ ہی اس تاریخ میں ان کا وصال ہوا تو پھر فاتحہ کیسی؟
- (۶) ۲۲ رجب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے اس لئے ان کے دشمنوں نے کونڈوں کی رسم ایجاد کی ہے۔

اندریں حالات ہمیں یہ فاتحہ کرنی چاہیے یا نہیں؟  
اصل رسالہ آپ کے پیش نظر ہے اس میں بعض بریلوی علماء کے فتوے بھی شامل ہیں۔ کیا واقعی یہ حضرات بریلوی مسلک سے متعلق ہیں؟

سائل حاجی ایوب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
تَحْمِدهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ  
اَلْحَوَابُ ہُوَ الْمَوْفِقُ لِلتَّوَابِ

صورت مسئلہ میں معلوم ہو کہ کونٹوں کی فساتح ہو یا کوئی اور ہر ایک کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو شریعت میں موجود ہے بلکہ مخالف بھی دبی زبان میں اس کا اعتراف کرتے ہیں پس جس چیز کی اصل شرع شریف میں موجود ہے وہ بدعتِ قبیحہ سیمہ کیوں ہو سکتا ہے ہر وہ نیکی جس کا ثواب میت کو بھی پہنچایا جاسکتا ہے اب اگر میت گناہگار ہے تو تو یہ ثواب اس کے لئے کفارہ سیئات ہوگا ورنہ باعثِ ترقی درجات اور ایصالِ ثواب کرنے والا اللہ کی خوشنودی حاصل کرے گا جو یقیناً باعثِ حل مشکلات ہے۔

(عبادتِ بدنی کا ایصالِ ثواب)

عبادتِ بدنی کے ثواب پہنچانے کے متعلق قرآن حکیم میں ہے:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ  
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ  
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ (۲۵)  
اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب مغفرت فرما ہماری اور ہماری بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے

معلوم ہوا کہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے مژدہ بھائیوں کو ایصالِ ثواب کرے کیونکہ دعا عبادت ہے بلکہ معزز عبادت ہے "الدُّعَاءُ مُنْتَجُ الْعِبَادَةِ" دعا عبادت کا مغز ہے۔

(۲) ایصالِ ثواب معصوم نبی کرتے چلے آئے چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا، رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ اے اللہ! مغفرت فرما میری میرے والدین کی اور سب مومنین کی جس دن حساب ہو۔  
(۳) ایصالِ ثواب معصوم فرشتے کرتے ہیں قرآن حکیم میں ہے۔

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا قرآن اور وہ فرشتے مغفرت طلب کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے۔  
(۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ جب تک میرے والدین زندہ تھے میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا اب ان کا وصال ہو چکا ہے تو میں ان کے ساتھ کیا نیکی کروں آپ نے فرمایا کہ ان من الذین ان تصلى لهما مع صلواتک وان تصوم لهما مع صیامک۔ (طبرانی دارقطنی) کے ساتھ روزہ رکھو!

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر تھا کہ ایک عورت آئی اور ان سے عرض کی کہ میری ماں مر گئی ہے اس پر ایک ماہ کے روزے تھے تو کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں تو آپ نے فرمایا۔



صُوبِي عَنْهَا قَالَتْ أَنَّهُ لَمْ تَحْجِ قَطُّ  
أَفْأَجَّ عَنْهَا بِقَالَ جَعَى عَنْهَا  
(مسلم شریف) (ابوداؤد شریف)  
تو اسکی طرف سے روزہ رکھو اس  
عورت نے عرض کی اسنے تو کبھی حج بھی نہ  
کیا تھا آپ نے فرمایا کہ تو اس کی  
طرف سے حج کر۔

(۶) حدیث شریف میں ہے کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی طرح  
ہے جو مدد کا طلب گار ہوتا اور مدد کا منتظر تو اگر میت  
کو اس کے باپ، ماں بھائی یا دوست کی طرف سے کچھ دُعا  
مل جاتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا  
ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ اہل دنیا کی دُعاؤں سے قبر والوں  
کو پہاڑوں کی برابر ثواب دیتا ہے اور بیشک زندوں  
کا تحفہ مردوں کے لئے استغفار ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

یہ تھیں چند آیات و احادیث جو بدنی عبادت کے ایصال  
ثواب کے ثبوت میں سینکڑوں میں سے منتخب کی گئی ہیں۔

(مالی عبادت کا ایصال ثواب)

فاتحہ بدنی اور مالی عبادات کا مجموعہ ہے بدنی کا ثبوت گذر چکا  
اب مالی کا حال سنئے۔

(۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر میں اپنی ماں کی طرف سے  
صدقہ کروں تو کیا اس کو نفع دیکھا؟ آپ نے فرمایا:  
نعم! فقال سعد حائطہ ہاں۔ تو سعد نے کہا کہ فلاں  
کذا وکذا صدقتہ عنہا۔ فلاں باغ ان کی طرف  
سے صدقہ ہیں۔

بخاری۔ نسائی۔ موطا مالک۔

(۲) خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالی عبادت کا  
ایصال ثواب کیا ایک مینڈھا نچ کر کے فرمایا۔

اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ ذَا النُّجْدَيْنِ  
وَمِنْ أُمَّتِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(مسلم) (ابوداؤد)  
اے اللہ اے قبول فرما محمد  
(صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی  
آل اور ان کی اُمت کی طرف سے

بزرگان دین کے نام کا جانور ذبح کرنے سے منع کرنے والوں  
کے لئے بڑی مشکل کا مقام ہے۔ طبرانی میں ہے۔

(۳) یا صاحب القبر العقیق هذا  
ہدیۃ اهداها الیک اہلک  
تو ثواب اس کے پاس نہ بچیکا  
اے گہری قبر والے یہ تحفہ جو تیرے گھر  
والوں نے تیری طرف بھیجا ہے  
نیدخل علیہ فیفرح بہا دیستشور



محدث بحیرانہ الذین لم  
تهدی الیہم لشیء

(احیاء العلوم) (طبرانی)

(۴) ان الانسان له الا یجزل ثواب عمله

لغيره صلواته اوصوا و غیرہما عند

اہل السنۃ والجماعۃ (ہدایہ)

تفسیر خازن میں ہے

(۵) ان الصدقة عن الميت

لتنفع الميت ویصلہ ثوابہا و جماع

العلماء۔ تفسیر خازن ص ۱۹۹ ج ۴

اور وہ اس سے خوش ہوگا

اور اس کے پڑوسی غمگین ہونگے

جن کو ایصال ثواب نہیں کیا گیا۔

بیشک انسان کو حق ہے کہ وہ اپنے عمل

کا ثواب یقیناً لے کرے چاہے وہ علما کے

روزہ ہو یا سرکارِ نبوت و جماعت کے نزدیک۔

بیشک صدقہ میت کو نفع دیتا

ہے اور اس کا ثواب میت

کو پہنچتا ہے اور تمام علماء کا

اجماعی مسئلہ ہے۔

(حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فتویٰ)

کسی بزرگ کی فاتحہ اور ایصال ثواب کے

لئے جو کھیر پکاتے ہیں نیز لوگوں کو کھلاتے

ہیر جھاڑتے ہیں اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دلا کر

مالداروں کو بھی کھلائیں تو جائز ہے۔

دشیرہ برنج بنا کر فاتحہ بزرگ کے مقصد ایصال

ثواب بروح الیشاں پزند و بخوراند مضائقہ نیست

جائز است اگر فاتحہ بنام بزرگ دادر شود انبیاء

را ہم خوردن جائز است۔

زبدۃ النہای ص ۱۳۲

(حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا دوسرا فتویٰ)

حضرت شاہ صاحب اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل الاولیاء میں

ختم خواجگانِ حشمت کا طریقہ لکھ کر فرماتے ہیں کہ بزرگانِ حشمت کی

فاتحہ دلا کر اور شیرینی تقسیم کر کے۔

اور خدا سے حاجت کے پورا ہونے کی

دعا کریں اور ہر روز اس طرح پڑھیں

انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں

مقصود حاصل ہو جائے گا۔

وحاجت از خداست تعالیٰ سوال

نمائید ہمیں طور ہر روز بخواندہ

باشند انشاء اللہ تعالیٰ در ایام

معدود مقصد کھصول انجامد۔

انتباہ ص ۱۱ اسی طرح رجب شریف میں جو بزرگانِ دین کی

فاتحہ ہوتی ہے اسکے وسیلہ جلیلہ سے مقصود کا حاصل ہونا متوقع

ہے اور ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔

(شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کا فتویٰ)

شاہ صاحب فرماتے ہیں :-

ہاں۔ زیارت اور نیک لوگوں کی قبور سے برکت حاصل کرنا اور

ان کی ایصال ثواب سے مدد کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، دعائے

غیر کرنا، کھانا اور شیرینی تقسیم کرنا امر مستحسن اور بہت اچھا ہے۔



اور اس پر علمائے اُمت کا اجماع ہے۔ (فتاویٰ عزیزی)  
لیجئے یہ تو دہا بیت کے لئے ایٹم بم ہے۔

### ( مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ )

اسماعیل دہلوی نے لکھا ( جو غیر مقلدوں اور دیوبندیوں دونوں کے مشترکہ امام ہیں ) تو ہر عبادت جو مسلمان ادا کرے اس کا ثواب کسی بھی مردہ کو پہنچ سکتا ہے اور پہنچانے کا طریقہ خدا کی بارگاہ میں دعا ہے۔ یہ چیز بہت بہتر اور اچھی ہے اور ان رسموں کے جواز میں فاتحہ، عرس، نذر و نیاز میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

(صراط مستقیم ص ۵۵)

### ( مولوی اشرف علی کا فتویٰ )

سوال :- ایصال ثواب کی نسبت بعض وقت خدشہ گذرتا ہے کہ اگر عمل کا ثواب میت کی روح کو بخش دیا جائے تو بخشنے والے کے لئے کیا نفع ہوا ؟

جواب :- شرح الصدور میں طبرانی کی حدیث بروایت ابو عمرو ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم صدقہ کرو تو اس کا ثواب اپنے والدین کیلئے کرو کیونکہ انکو اجر ملیگا اور تمہارا اجر کم نہ ہوگا۔

(امداد الفتاویٰ ص ۳۹۹ ج ۵)

### ( مولوی قاسم نانوتوی کا فتویٰ )

حضرت جنید کے کسی مُرید کا واقعہ لکھا ہے کہ اس نے اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھا تو حضرت نے کچھ مرتبہ کلمہ پڑھا تھا اس کا ثواب اسکی ماں کو بخش دیا پھر مکاشفہ سے پتہ چلا کہ اس ایصال ثواب کی برکت سے اس عورت کو جہنم سے نکالا گیا۔ (تخذیر الناس)

### ( کونڈوں پر فاتحہ )

سائل نے مجھ کو ایک رسالہ دکھایا جو بالکل بے سرو پا تھا اس میں خواجواہ صفحات بھرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو اس کے متعلق گزارش ہے کہ اصل مسئلہ سے اس کا کچھ تعلق نہیں رہا غلط رسموں کا معاملہ تو ہمارے علماء ہر خلاف شرع چیز کی تقریراً و تحریراً مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔

### ( صدر الشریعہ علامہ مولانا محمد علی صاحب کا فتویٰ )

ماہِ رجب میں بعض جگہ سورہ ملک چالیس مرتبہ پڑھ کر روٹیوں یا چھوہاروں پر دم کرتے ہیں اور ثواب مُردوں کو پہنچاتے ہیں یہ بھی جائز ہے۔ اسی ماہِ رجب میں حضرت جلال بخاری علیہ الرحمۃ کے کونڈے ہوتے ہیں کہ چاول یا کھیر پکوا کر کونڈوں میں بھرتے



ہیں اور فاتحہ دلا کر لوگوں کو کھلاتے ہیں۔ یہ بھی جائز ہے۔ ہاں۔  
ایک بات مذموم ہے وہ یہ کہ جہاں کو نڈے بھرے جاتے ہیں وہیں  
کھلاتے ہیں وہاں سے ہٹنے نہیں دیتے یہ ایک لغو حرکت ہے مگر یہ  
جاہلوں کا طریق عمل ہے پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں  
اسی طرح ماہ رجب میں بعض جگہ حضرت سیدنا امام جعفر  
صادق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کے لئے پوریوں کے  
کو نڈے بھرے جاتے ہیں یہ بھی جائز ہے مگر اس میں بھی اسی جگہ  
کھانے کی بعضوں نے پابندی کر رکھی ہے یہ بے جا پابندی ہے  
اس کو نڈے کے متعلق ایک کتاب بھی ہے جس کا نام داستان  
عجیب ہے اس موقع پر بعض لوگ اس کو پڑھواتے ہیں  
اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں وہ نہ پڑھی  
جائے فاتحہ دلا کر ایصالِ ثواب کریں۔

(بہارِ شریعت ص ۱۴۲)

مگر ہمارا اور منکرین فاتحہ و درود کا طریقہ جدا ہے یہ لوگ برائی  
ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اچھاٹی سے منع کرتے ہیں۔ اور  
مناع للیخیر مقصد قسم کی فہرست میں اپنا نام درج کراتے  
ہیں حالانکہ معقول بات تو یہ ہے کہ اگر بزرگانِ دین کے فاتحہ

میں یا کسی نیک کام میں بعض لوگ غلط رویہ اختیار کرتے ہیں  
تو اس غلطی کا ازالہ کیا جائے نہ کہ اصل خیر کا مذاق  
اڑایا جائے اور مسلمانوں کی نیتوں پر حملہ کر کے اور افسردہ دہلیز  
کر کے جہنم کی راہ لی جائے جیسا کہ آنجل کے وہابی ناصبیوں  
نے طریقہ اختیار کیا ہے۔ رجب کی فاتحہ شریف کے بارے  
میں مددِ الشریعہ کا فتویٰ ملاحظہ ہو ہم اسی پر عمل کرتے ہیں  
اور سب سنی بھائیوں کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

(جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت و شہادت کی تاریخ)

حضرت کا نام جعفر (لقب صادق) تھا آپ کی تاریخ ولادت  
و شہادت میں اختلاف ہے جیسا کہ عام طور پر تاریخی معاملوں  
میں ہوتا ہے لیکن اکثر مورخین کا بیان ہے کہ آپ ۱۷  
ربیع الاول ۸۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ رجب ۱۲۱ھ  
میں منصور کی زیرِ خورانی کی وجہ سے شہید ہوئے بہرِ نوع  
تاریخ وفات میں اختلاف ہے فاتحہ میں کچھ فرق نہیں پڑتا۔  
لطیفہ ۱ :- دشمنانِ فاتحہ دنیا شاید عقل سے بھی  
ہاتھ دھو بیٹھے ہیں کہ جب ہم کسی بزرگ کی فاتحہ خاص ان کے



یوم وصال پر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس دن فاتحہ نہ کر کسی اور دن کر لو اور جب کہ جعفر صادق کی فاتحہ کا موقع ہے تو کہتے ہیں کہ یہ ان کی تاریخ وفات نہیں اس دن فاتحہ کیوں دلاتے ہو۔ اس سے ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بیچارے ہر چیز کی "حقیقت" بیان کرنے والے کس طرح "مجاز" کی بھول بھلیوں میں عوام کو گھیر کر گمراہ کرنے کی فکر میں ہیں۔

لطیفہ :-

ادل تو یہی بات کچھ معتبر نہیں کہ حضرت معاویہ کی وفات ۲۲ رجب کو ہوئی کیونکہ اسی کتاب میں جس کا حوالہ رسالہ میں ہے لکھا ہے کہ آپ کی وفات رجب کی ابتدائی تاریخوں میں یا ۱۵ رجب سنہ ۶۰ میں ہوئی اب اس کو تاریخ سے جہالت یا تاریخ میں خیانت جو چاہے کہہ لیجئے۔ بہر حال لطیفہ یہ ہے کہ اگر ہم مان لیں کہ حضرت معاویہ کی وفات ۲۲ رجب کو ہی ہے تو اب ہمیں چاہیے کہ جعفر صادق کے ساتھ ہی جناب معاویہ کی فاتحہ بھی دلا دی جائے اگرچہ ہم ہر فاتحہ پر سب بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں لیکن اس میں

صراحت کر دی جائے اسکے مجھ کو چند فوائد نظر آتے ہیں۔

(۱) جب جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا نام لیا جائے گا تو دشمنان اہل بیعت و ہابی نامی جلیں گے۔

(۲) اور جب معاویہ کا نام آئے گا تو دشمنان صحابہ کے لئے پیغام اجل ہوگا۔

(۳) اہل سنت جماعت کے عقیدے کا اظہار ہو کہ محمد اللہ ایک ہاتھ میں دامن اہل بیعت اور دوسرے ہاتھ میں دامن صحابہ۔

تنبیہ :- رسالہ میں جو لوگ بریلوی ظاہر کئے گئے ہیں ان کا مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں یہ بھی ایک دھوکہ دہی ہے کہ بریلی کے وہابیوں کو لکھ کر دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ یہ سنی تھے۔ واللہ اعلم۔

خدا ہم سب کو ایسے دھوکہ بازوں سے محفوظ رکھے اور بزرگان دین سے ہماری عقیدتوں کو وابستہ رکھے۔ آمین۔  
کتبہ العبد الضعیف :-

ابن مسعود سید شجاعت علی قادری مفتی دارالعلوم اہلبیت  
عالمگیر روڈ کراچی



## کوئٹہ کے حیات

## دستخط حضرات علمائے اہلسنت و عمت

- (۱) صحیح الجواب وبالله التوفیق۔ ایصال ثواب جس طرح بھی ہو مستحب و موجب ثواب ہے غیر متعلق کو حتی الوسع دور کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔ الفقیر عبدالمصطفیٰ الازہری غفرلہ  
شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ
- (۲) الجواب صحیح۔ محمد مصلح الدین صدیقی۔ مدرس دارالعلوم

امجدیہ۔

(۳) محمد انوار المصطفیٰ غفرلہ مدرس دارالعلوم امجدیہ

(۴) صحیح الجواب :- قمر الدین مدرس دارالعلوم امجدیہ

(۵) صحیح الجواب :- قاضی عبدالرحمن مدرس دارالعلوم امجدیہ

(۶) صحیح الجواب :- فقیر سید سعادت علی القادری۔

ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت۔

(۷) صحیح الجواب :- جمیل احمد نعیمی

خطیب سبز مسجد صرافہ بازار

فلا رجب میں مسلمان حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری (کوئٹہ سے) کرتے ہیں یہ بالکل جائز ہیں۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ ایصال ثواب جائز ہے اور ہر جائز طریقہ پر کیا جاسکتا ہے خواہ بدن مبارک یا مال یا مالی طریقے پر ایصال ثواب کیلئے کھانا کھلائیں یا روٹی، پانی پلائیں یا شربت، کنوئیں کھدوائیں یا نل گدائیں۔ سب طریقے جائز ہیں، اس طرح کوئٹہ سے (کھیر پوری) بھی جائز ہیں۔

جب لوگ کوئٹہ سے کوئٹہ اس وجہ سے بدعت اور ناجائز کہتے ہیں کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے درمیں موجود نہ تھے۔ مسلمانوں پر بڑا غم کرتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ کسی چیز کو ناجائز کہنے کے لئے اتنی بات کافی نہیں کہ اس دور میں نہ تھے بلکہ قرآن و حدیث سے غماں اس چیز کے بارے میں ممانعت ثابت کرنی ہوگی۔ نہیں چاہئے کہ بارے میں شریعت نے کچھ کچھادہ شریعتاً مباح (جائز) ہے اور اگر مسلمان اسے اپنا خیال کریں تو وہ اچھی ہے۔

حدیث ۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو کام مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (موالد سر قاف باب الاغتصام)

حدیث ۲۔ نیز مسند و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے گا اس کو اس سے بڑا ثواب ملے گا۔ اور ان لوگوں کا بھی جو اس پر عمل کریں گے اور ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (ادامشکوۃ باب المسلم)

چیس فی سلسلہ ہو گیا کہ قیامت تک اسلام میں اچھے اچھے طریقے جاری کرنے کی بالکل اجازت ہے۔ بعض مثالی پیش رفت میں چیزیں دور رسالت وغیرہ ہیں۔ بعض بدعتیں مسلمانوں میں رائج ہوئیں۔ لیکن اگر ان کو چھوڑ دیا جائے تو دین کا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔

(۱) قرآن کے تیس باب ہیں۔ ان میں سے ایک باب یعنی زبور اور زبور وغیرہ لگاؤ۔ یہ کام سب سے پہلے حجاز بن یوسف نے کر دیا

(۲) حدیث کتابی صورت میں جمع کر کے چھاپنا ان کی ساری اقسام جیسے کتب و کتب و کتب وغیرہ بنانا

(۳) علم کلام اور فقہ (۴) شریعت اور طریقت کے چاروں سلسلے (۵) مسابہ میں امام صاحب کے کتبے ہونے کیلئے محراب بنانا وغیرہ وغیرہ۔

یہ چیزیں حضور اور صحابہ کے دور میں نہ تھیں لیکن جائز ہیں تو پھر کوئٹہ سے (کھیر پوری) کیوں ناجائز؟ یہ بالکل جائز ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ۷۰۰ رجب ہند۔ ایریزد دیہ رضی اللہ عنہ کا ولادہ ہوا ہے اگر ایسا ہے تو "ایک پتہ دو کاج" امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے ساتھ چاہئے آقا کے کاتب وحی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام بھی خود ایصال ثواب میں شامل کر لینا چاہیئے۔

ناشر:- جے پی ایچ ایم پبلشرز، پاکستان، کوئٹہ، نور محمد پبلشرز، کراچی، قیصر



## اپنے گھروں کو گمراہی سے بچانے کے لیے

محترم قارئین کرام ! اکثر آپ نے دیکھا ہو گا کہ ہمارے گھروں میں عورتیں مختلف موقعوں پر مختلف چھوٹی چھوٹی کتابیں اور چھوٹے رسالے پڑھتی ہیں۔ مثلاً ایک بی بی کی کہانی، دس بیبیوں کی کہانی، سیدہ کی کہانی، ایک معجزہ، دو، چار یا دس معجزے، امام جعفر صادق کی کہانی، کوئٹے کی کہانی اور نور نامہ وغیرہ وغیرہ۔

ان میں بعض کتابیں تو صحیح نہیں اور بعض کی کوئی حقیقت ہی نہیں بلکہ حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ اور یہ سب غلط کتابیں ہمارے معاشرے میں گمراہی پھیلارہی ہیں ان کی اشاعت یا تو چند تجارتی ادارے محض چند ٹکے کمانے کی خاطر کر رہے ہیں یا بد عقیدہ لوگوں کی طرف سے شائع ہو کر عوام الناس میں گمراہی پھیلانے کی مذموم سعی کی جا رہی ہے۔ لہذا ہمیں ان غلط، بے حقیقت اور گمراہ کتابوں اپنے گھروں کو بچانا چاہیے اور ان کی روک تھام کے لئے ان تمام کتابوں اور غلط لٹریچر کو سمندر میں ڈال دینا چاہیے تاکہ معاشرے میں اس گمراہی کا خاتمہ ہو سکے۔

امید ہے کہ ہمارے قارئین کرام ہماری اس نیک سعی میں ہمارا ساتھ دے کر لوہے کی پٹیوں پر فرما کر مسنون فرمائیں گے۔ شکریہ